© rasailojaraid.com

میری وصیت سے میرے بعض وارثوں کی ناخوشی

اور اُس کا نتیجہ اُن کی محرومی

میں نے صرف اپنی اولاد کی خیر خواہی اور محض حق تعالےٰ کی رضا جوئی کی نیت سے اپنی وصیت رسالہ نمبر ا جلد ۱۹ میں مشتہر کی تھی جس میں میری اولاد کی سراسر بہبودی پائی جاتی ہے۔ مگر افسوس اس وصیت کو میرے بعض انگریزی خوان وقانون دان وارثوں نے غلط فہمی اور ناعاقبت اندیشی کیوجہ سے قبول نہ کیا۔ اور میرے بعض لڑکوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ اُنہوں نے اس وصیت کے متعلق چند سوالات واعتراضات ایک ہندو بیرسٹر ایڈوکیٹ چیف کورٹ پنجاب کے واسطے سے ۱۹ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء کو میرے پاس بھیجوائے ہیں۔ میں نے اسی روز ان سوالات واعتراضات کے جوابات قلمبند کر کے ان کی طرف روانہ کئے۔ جن کا ماحصل یہ ہے۔ کہ تمہارے جملہ سوالات واعتراضات غلط فہمی اور کوتاہبینی پر مبنی ہیں۔ اور یہ اعتراضات اِس لائق نہیں کہ اُن کی وجہ سے اس وصیت کو منسوخ کر دیا جائے۔ تم لوگ ان سوالات واعتراضات کو واپس لیکر اس وصیت کو منظور نہ کرو گے تو میں قانوناً و شرعاً جائز طور پر ایک حصہ جائداد کو اپنی حین حیات میں تعلیم دینے کے لئے کسی غیر کو ہبہ یا وقفِ اغیار کر دوں گا۔ اور یہ امر تمہاری محرومی کا موجب ہوگا۔ میری وصیت تمہارے نزدیک جائز نہیں تو کیا میرا ہبہ اور وقفِ اغیار بھی جائز نہیں ہے میری وصیت کی رو سے تو تم ہی میری جائداد کے کل منافع کے مالک و مستحق رہو گے تم لوگوں کے خرچ سے کچھ بچے گا تو غیر کو ملے گا۔ اور اگر میں نے کوئی حصہ جائداد کا بذریعہ ہبہ یا وقف غیر کو دے دیا تو اُس حصے سے تو تم خواہ مخواہ محروم ہو جاؤ گے۔ میری اس ہدایت ونصیحت کو اُن لوگوں نے مان کر اُس وصیت کے مضمون سے اتفاق کر لیا۔ تو پھر میں گورنمنٹ میں اس امر کی تحریک کرونگا۔ کہ مسئلہ وقف علے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اَلْاَوْلَادُ وَالْاَقَارِبْ" (جو اسلامی کتب فقہ میں موجود ہے) کے مطابق قانون پاس کیا جائے۔ تاکہ مسلمانوں کی جائدادیں نالایق اولاد کی دستبرد اور تباہی سے بچ جاویں۔ میں نے اوّلاً یہ چاہا تھا کہ ان لوگوں کے سوالات و اعتراضات اور اُن کے جوابات رسالہ میں مشتہر کردوں۔ مگر آخر یہ خیال آیا کہ وہ سوالات اعتراضات تو محض لچر و پوچ و فضول و نامعقول ہیں۔ اُن کی اشاعت فضول ہے۔ اور اُن کے جوابات کی اشاعت بھی ویسی عبث ہوگی۔ لہٰذا ان سوالات و اعتراضات کی اشاعت کو ملتوی کر کے اُس کا ماحصل مشتہر کیا گیا ہے۔ ومعہٰذا اصل وصیت کو دوبارہ شائع کر کے اِس کے بعض الفاظ و فقرات کی (جنکے معنے سمجھنے میں اُن لوگوں نے غلطی کی ہے۔) مزید تشریح بین القوسین (بریکٹوں یا خطوط وحدانی میں) کی جاتی ہے۔ اُن تشریحات کو پڑھکر امید ہے اُن لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے سوالات و اعتراضات کو واپس لے کر مضمون وصیت سے اتفاق کرینگے۔ اور اگر اُنہوں نے پھر بھی اپنی غلطی کو سمجھا۔ اور اپنے اعتراضات و سوالات کو کسی اخبار میں چھپوا دیا تو پھر بمجبوری اصل جوابات کو رسالہ میں شایع کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالےٰ۔

نقل وصیّت خاکسار ابوسعید محمد حسین

وَصَّی اللہُ وَوَصَّتْ رُسُلُہٗ فَلِذَا

خدا تعالےٰ نے وصیّت کی اور اُس کے رسولوں نے بھی کی

کَانَ التَّاسِّیْ بِھِمْ مِنْ اَفْضَلِ الْعَمَلِ

اس امر میں اُن کی پیروی افضل اعمال سے ہے

آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ جو صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مروی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماحق امرءٍ مسلمٍ لہ شیئٌ یوصی فیہ یبیت لیلتین الا ووصیتہ مکتوبۃ عندہ متفق علیہ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۵۷)

ہے کہ کسی مسلمان کا جس کے پاس وصیت کے لایق مال ہو۔ یہ حق (کام) نہیں کہ دو شب بسر کرے بجز اُس حالت کے کہ اُس کی وصیت لکھی ہوئی اُس کے پاس ہو۔

اِس وصیت نبوی کے مطابق یہ خاکسار ہمیشہ اپنی وصیت کو کاغذات اور بیاضوں میں لکھ رکھتا ہے۔ مگر اب خیال آیا ہے کہ حیات مستعار کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور متفرق کاغذ اور بیاض اکثر متعلقین کی نظر سے نہیں گذرتے۔ لہذا مناسب سمجھا کہ میں اپنی وصیت کو اپنے رسالے میں مشتہر کروں جو عام اہل اسلام کے ملاحظہ سے گذرتا ہے۔ اور اس کی تعمیل پر ہر ایک مسلمان باغیرت و دیندار میرے وارثوں کو مجبور کر سکتا ہے۔ اگر کوئی وارث اس سے انحراف کرے تو اس تعمیل کے واسطے گورنمنٹ کا حکم ایک قوی و موثر سبب موجود ہے۔

میرے انتقال کے بعد اگر کچھ جائداد منقولہ میرے ترکہ میں رہے تو وہ بعد ادائے دَین (جو میرے ذمہ ہو۔ اور وہ میرے کاغذات و رجسٹروں میں موجود ہو یا میرے قرضخواہوں کی دست آویزات بھی کھاتہ یا میری دستخطی رقعات میں پایا جائے) مطابق حکم کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بطور وراثت تقسیم کیا جائے۔

(اس وقت جو میرے ذمہ قرض ہے وہ میری جائداد منقولہ سے کم ہے) اور جو جائداد غیر منقولہ اس وقت تک میرے قبض و تصرف میں ہے وہ بطور وراثت تقسیم نہ ہو۔ بلکہ وہ میری اولاد اور (ان) متعلقین پر جنکا نفقہ میرے ذمہ واجب ہو وقف[1] ہو۔ اس میں

[1] اِس وقف کو کتب فقہ میں وقف علے الاولاد والاقارب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اسباب میں ایک مفصل مضمون اس غرض سے لکھا جایگا کہ اُسکے مطابق (ابو سعید محمد حسین)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہ کسی وارث کو بیع کا اختیار ہو نہ رہن کا نہ ھبہ کا - بلکہ سکونتی مکانات میں صرف اُن کو سکونت کا اختیار رہے اور اراضی کی آمدنی سے بقدر گذارہ خرچ لینے کا استحقاق رہے (خرچ کی تفصیل وتشریح میں اپنی اور اپنی اولاد کے موجودہ حالت اور طرز گذران کے اندازہ اور نظر سے ایک مفصل تحریر کروں گا - مثلاً لڑکوں کو سالانہ خرچ خوراک و پوشاک اسقدر ملے - اور لڑکیوں کو اس قدر اور دونو بیبیوں کو اس قدر اور خرچ بیاہ شادی اولاد اس قدر اولاد لایق تعلیم کا خرچ تعلیم اس قدر وعلے ہذا القیاس - اور سرکار میں اس کی رجسٹری کرادوں گا) اور جو اُن کے اخراجات سے بچ رہے وہ کسی مدرسہ اسلامیہ میں یا صرف تعلیم دین کے لیئے دیا جائے (اور اگر (خدانخواستہ باشد) میرے وارثوں سے کوئی نہ رہے تو میری جائداد کی کُل آمدنی وقف تعلیم دینی ہو -)

سکونتی مکان میری اپنی خداداد زر سے خریدے ہوئے - (نہ وراثت جدی سے[1] پہنچے ہوئے) تین ہیں - ایک حویلی قدیم - دوسرا دیوانخانہ - تیسرا مکان منہدم جسکا صرف ملبہ (خشت وچوب) وافتادہ زمین باقی ہے -

حویلی اور دیوان خانہ میرے دونو عیال کی سکونت کے واسطے وقف ہو - دیوانخانہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵ - گورنمنٹ قانون پاس کرے - وہ قانون پاس ہوگیا تو بہت سے مسلمان اپنی جائداد کو حفاظت وقیام کی نظر سے اپنی اولاد کے لئے وقف کرینگے - سرسید نے اس قسم کا ایک بل تجویز کرکے اسکا مسودہ مشتہر کیا تھا - مگر اُسمیں شروط مخالف شرع لگا کر اُسکو ناجائز کردیا - اور سب سے پہلے اُسکا خلاف اشاعۃ السنہ نے کیا - اور وہ مسودہ سرسید کا ناپسند ہوا ✣

ہمارا مضمون انشاء اللہ تعالے عام مسلمانوں میں پسند ہوگا - اور گورنمنٹ سے امید ہے - کہ وہ اُسکے مطابق قانون پاس کرے گی - ✣

[1] دراصل وہ مکانات جدی ہیں - مگر مجھے وراثت میں نہیں پہنچے - بلکہ کچھ تو میری والدہ مرحومہ سے بذریعہ ھبہ بالعوض (جو شرعاً بیع کے حکم میں ہے) مجھے عطا ہوئے اور کچھ میں نے دیگر وارثوں سے خریدے ✣

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہیں والدہ حافظ عبدالشکور و ابو اسحٰق و عبدالباسط وغیرہم (مع اپنی اولاد) سکونت کرے۔ حویلی قدیم میں والدہ عبدالسلام و عبدالرشید و محمد اطہر و احمد حسین و عبدالنور وغیرہم (اپنی اولاد کے ساتھ) رہے۔ منہدم مکان کو میری زندگی ہی میں اُسکا ملبہ خشت و چوب کو اپنے تصرف میں لاکر میری بیٹی امۃ السلام جو صاحب اولاد ہے۔ اور وہ اُس مکان کی درخواست کرتی ہے) اپنے خرچ سے تعمیر کرے۔ یہ یہ مکان اس کے واسطے اور اس کی اولاد کے لئے وقف رہے۔ میرے کسی وارث کا حق نہ ہوگا کہ وہ اُس مکان سے اس کو بے دخل کرے۔ یا سکونت میں اُس کی مزاحمت یا مشارکت چاہے۔ ہاں وہ اپنی رضامندی سے جس کو چاہے ساتھ رکھے۔

آراضی جو خدا تعالےٰ نے گورنمنٹ سے مجھے دلوائی ہے۔ چار مربع ہے۔ ازانجملہ دو مربعوں کی کاشت زمین و انتظام کا اختیار حافظ عبدالشکور۔ اور اُسکے بھائیوں کے سپرد رہے۔ دو مربعوں کی کاشت وغیرہ انتظام کا اختیار عبدالرشید اور اُس کے بھائیوں کے سپرد رہے۔ اُس انتظام میں کوئی ایک فریق دوسرے فریق کی مزاحمت نہ کرے۔ ہاں بہ تراضی طرفین جو چاہے دوسرے کا شریک رہے۔ (آمد و خرچ چاروں مربعوں کا کھاتہ ایک جگہ رہے۔ اور فریقین کے اشخاص کو اپنے ہم جنس سے مساوی طور پر گذارہ لینے کا حق ہے۔)

اُس دخل و اختیار و استحقاق گزارہ کے لئے ایک لازمی شرط

یہ ہے کہ میری نرینہ اولاد نماز و روزہ وغیرہ احکام دین کی پابند اور دین کے خادم رہیں۔ اور علم دین کم سے کم قرآن و حدیث پڑہیں پڑہائیں۔ اور سرکاری یا غیر سرکاری ملازمت اختیار نہ کریں جس میں پڑھنا پڑہانا اُن سے چھوٹ جائے۔ ہاں جو شخص شغل تعلیم کے ساتھ ملازمت بھی کرے۔ اور وہ اپنی تنخواہ کو آمدنی زمین میں شامل کردے تو وہ دوسروں کے ساتھ مساوی حق رکھے گا۔ جو شخص اس شرط کا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خلاف کرے گا - اس کا کوئی استحقاق نہ ہوگا - کہ وہ اس کے انتظام میں دخل دے - یا اُس سے گزارہ لے - (اِس امر کی تحقیق و تصفیہ کے لیئے کہ انہوں نے شرط کو پورا کیا ہے یا نہیں - ایک جماعت ناظر وقف مقرر ہوگی - وہی جماعت قدر فاضل کو تعلیم دینے میں صرف کرنے کا استحقاق رکھے گی -) میری اس وصیت میں میرے کسی وارث کو کوئی شرعی یا قانونی عذر ہو تو وہ اُس کو بذریعہ تحریر ظاہر کرے خواہ اس تحریر کو کسی اخبار میں چھپوا دے - یا میرے پاس بھیجدے - تاکہ میں اس کو رسالہ میں مشتہر کرکے اس کا جواب دوں - اور اگر کسی نے کوئی عذر نہ کیا تو اُس کے سکوت کو اُس کی رضا سمجھا جائیگا - اور بحکم حدیث نبوی اُس کی رضامندی سے اِس وصیت کو جایز تصوّر کیا جائے گا - وہ حدیث یہ ہے قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتجوز وصیۃ لوارث الا ان یشاء الورثۃ یعنے وصیت کسی وارث کے لئے جایز نہیں - ہاں اس صورت میں جایز ہے کہ باقی ورثہ اُس کو مان لیں - *

(ابو سعید محمد حسین)

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ پر اسلامی عام رائے

یونیورسٹی کمیشن کی رپورٹ حسب معمول قدیم دفتر اشاعۃ السنہ میں بھی پہونچی - اس رپورٹ کا ترجمہ بہت سے اخبارات میں شایع ہو چکا ہے - اس لئے اب ہم اس کی اشاعت کی ضرورت نہیں دیکھتے - اور نہ اس کے تجاویز اور سفارشوں کی نسبت اظہار رائے کی ضرورت دیکھتے ہیں - کیونکہ وہ بھی اکثر اخباروں میں ظاہر ہو چکی ہے - ہم صرف کمیشن کی اس تجویز کی نسبت کہ پنجاب یونیورسٹی میں مشرقی علوم کی ڈگریاں حاصل کرنیوالوں کے لیئے انگریزی تعلیم کو لازم کر دیا جاوئے - اسلامی عام رائے ظاہر کرتی ہیں - جو ہمارا خاص منصبی

© rasailojaraid.com